اِن کی جرأت نے اُلٹ دی رُخِ باطل سے نقاب
اِن کی تقریر نے ظالم کی بنا دی دُرگت

بن گئیں تیغِ ید اللہ کی ضربت کا بدل
اِن کے خطبوں کے ہر اک لفظ کی کاری ضربت

بات کی بات میں ظالم کو پشیمان کیا
آن کی آن میں شاہی کی مٹا دی نخوت

بیکراں اِن کے ارادوں پہ ستم کی یورش
بے اثر اِن کے عزائم پہ غموں کی شدت

اِن سے ڈھارس تھی بڑی قلبِ شہؑ والا کو
اِن کی صورت میں نظر آتی تھی ماں کی صورت

لبِ گویا کا یہ انداز ہے زینبؑ کی عطا
نطقِ ساحرؔ میں یہ اعجاز، خدا کی قدرت

درمدح امام چہارم سید سجاد حضرت علی زین العابدین علیہ السلام

سید قائم مہدی نقوی تذہیبؔ نگروری

عابدؑ مضطر کا پہلے نام لے
پھر خراج گردشِ ایام لے

گر خدا تک ہے رسائی کا خیال
دامن سجادؑ بڑھ کر تھام لے

راہ حق میں آیتوں کی ہے صدا
مرنے والے زندگی کا جام لے

زیر خنجر ہے گلا شبیرؑ کا
اے زمانہ آخری پیغام لے

نوک نیزہ سے تھا پیغام حسینؑ
موت سے بھی زندگی کا کام لے

یہ بھی ہے اک درس زین العابدینؑ
پانی پی کر نام تشنہ کام لے

یا علیؑ کہہ کر سجا ماحول کو
یہ غلط ہے سونی سونی شام لے

سید سجاد کی جب بات ہو
ہر بشر اپنا کلیجہ تھام لے

اشک حق آلود کی عظمت نہ پوچھ
گریۂ سجاد سے اسلام لے

سائل بحر کرم حیران ہے
اپنے دھوون کے وہ کیا کیا نام لے

عظمت کردار کی حد ہوگئی
ہاتھ سے بھائی کا قاتل جام لے

پہلے دے اجر رسالت آدمی
پھر خوشی سے مذہب اسلام لے

اپنے کو سورج بنا اپنے کو چاند
کس لئے احسان صبح و شام لے

کرنی ہے مدحت تو پھر تذہیبؔ آج
خوب ہوگا آیتوں سے کام لے